لطائف

مفتی نقاش چمن

ناشر
ارفع اسکالرز اکیڈمی انٹرنیشنل

لطائف (Subtleties)

لطیفہ کی جمع ہے ایسی باتیں جن کا انسانی حواس ادراک نہ کر سکتے ہوں۔ یہ ایک تصوف کی اصطلاح ہے۔

لطائف کے معانی:۔

اللطیف اللہ تعالیٰ کا ایک نام یعنی وہ ذات جو اپنے بندوں پر لطیف اور مہربان ہے۔ معاملات کے اسرار اور پوشیدگی کو جاننے والا مشکل اور دقیق معنی والا کلام۔ اللطیفہ اللطیف کی مونث ہے (دقیق کلام) جس کی جمع اللطائف ہے۔ [1]اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے ہے یعنی بندوں پر احسان کرنے والا، باریک سے باریک بات جاننے والا، ایسا کلام جس کے معانی مخفی ہوں، اللطیفہ نفس میں انسباط پیدا کرنے والا نکتہ، جمع لطائف [2]**لطیف**: جب یہ کسی جسم کی صفت واقع ہو تو یہ جثل

کی ضد ہوتا ہے جس کے معانی بھاری اور ثقیل کے ہیں۔ کہتے ہیں شعر جثل (زیادہ اور بھاری بال) اور کبھی لطافۃ یا لطف سے حرکت خفیفہ اور رقیق امور کا سر انجام دینا مراد ہوتا ہے اور لطائف سے وہ باتیں مراد لی جاتی ہیں جن کا انسانی حواس ادراک نہ کر سکتے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے لطیف ہونے کے معانی یاتو یہ ہیں کہ وہ انسانی حواس کے ادراک سے مافوق اور بالا تر ہے۔ اور یا اسے اس لیے لطیف کہا جاتا ہے کہ وہ باریک سے باریک اور دقیق امر تک سے واقف ہے اور یا یہ کہ وہ انسانوں کو ہدایت دینے میں نہایت نرم انداز اختیار کرتا ہے۔[3]

لطائف کی حقیقت:۔

یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ جیسے سورج کی روشنی کو زمین اپنی کثافت کے سبب برداشت کرسکتی ہے اور دیگر عناصر لطافت کے سبب متحمل نہیں ہو سکتے اسی طرح تجلی ذاتی کو بھی عنصر خاکی ہی برداشت

کر سکتا ہے اور باقی عناصر میں جتنی کثافت ہے اس کے سبب تجلی صفاتی کو تو برداشت کر بھی سکتے ہیں مگر تجلی ذاتی کے متحمل نہیں ہو سکتے اور عالم امر کے لطائف چونکہ لطیف ہیں اس لیے انہیں تجلیات ذاتیہ سے تو حصہ ملتا نہیں لیکن تجلیات ظلیہ سے کچھ بہرہ مل جاتا ہے اور انسان چونکہ ان دس لطائف سے مرکب ہے جو اجزاء عالم کبیر ہیں اور سوائے انسان کے اور افراد عالم میں یہ لطائف مجتمع نہیں اس لیے وہ خلافت کے قابل اور اس بار امانت کا حامل ہوا۔[4]

دس لطائف:۔

---

1. انسان کی ساخت دس اجزاء سے ہوئی ہے ان میں سے پانچ (ہوا، پانی، آگ، مٹی اور لطیف نفس) عالم خلق کے اجزاء ہیں اور پانچ (قلب، روح، سر، خفی اور اخفیٰ) عالم امر کے اجزاء ہیں ان ہی **اجزائے عشرہ** کو **لطائف عشرہ** کہا جاتا ہے عالم خلق عرش کے نیچے کی مخلوقات سے تعلق

رکھتے ہیں اور عالم امر عرش سے اوپر کی مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں (اصل عالم ارواح میں ہیں لیکن تعینات انسانی جسم میں ہیں) جسم انسانی میں یہی جگھیں ہیں جہاں انوار و اسرار اور فیوض و برکات الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے گویا یہ لطائف اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کے مختلف راستے ہیں اور ہر راستہ ایک اولو العزم رسول کے زیر قدم ہے انسانی جسم میں آکر ان کی نورانیت زائل ہو گئی ہے اس لیے سالکین ذکر کرنے کے ذریعے دوبارہ ان کو نورانی بنا لیتے ہیں۔

لطیفہ:۔

لطیفہ انسان کے جسم میں محلِ نور کو لطیفہ کہتے ہیں اور اس کو نفس ناطقہ بھی کہتے ہیں یہ وہ جوہر ہے جو مادہ سے خالی ہوتا ہے ان کا نام قرآن میں ہے ۔

(إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ۔ ق:37)

ترجمہ:۔بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دل رکھتا ہو۔

(وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي۔ بنی اسرائیل:85)

ترجمہ:۔اور آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں۔فرما دیجئے روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے۔

(فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى۔ طٰہٰ:7)

ترجمہ:۔وہ بھید کو جانتا ہے اور اسے بھی جو اس سے زیادہ چھپا ہے۔

(ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔ الاعراف:55)

ترجمہ:۔اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ۔اور وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(وَنَفْسٍ وَمَا سَوّٰاھَا۔ الشمس:7)

ترجمہ:۔اور جان کی قسم اور اسکی (قوت) جس نے اسکو ٹھیک کیا۔

لطیفہ قلب:۔

قلب سے مراد گوشت کا ٹکڑا نہیں بلکہ ایک لطیفہ ہے جس میں اللہ فیض ودیعت فرماتا ہے۔

اسے قلب حقیقی کہا جاتا ہے لطیفۂ قلب کا مقام انسان کے جسم میں بائیں پستان کے نیچے دو 2 انگشت کے فاصلے پر مائل بہ پہلو ہے اس کی فناء قلب پر اللہ تعالیٰ کی تجلیات افعال کا ظہور ہے اس کی علامت ذکر کے وقت ماسویٰ اللہ کا نسیان اور ذاتِ حق کے ساتھ محوّیت ہے (اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہو) اس کی تاثیر رفعِ غفلت اور دفعِ شہوت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات فعلیہ:۔

اللہ تعالیٰ کی صفاتِ فعلیہ وہ ہیں جو اللہ کی مشیئت سے تعلق رکھتی ہیں اور ان کا تعلق اللہ کے فعل سے ہے جیسا کہ استواء علی العرش، نزول الی سماء الدنیا، غضب اور محبت وغیرہ۔

لطیفہ روح:۔

قُلِ الرُّوحُ مِن اَمرِ رَبِّی (بنی اسرائیل:85)

ترجمہ :۔فرما دیجئے: روح میرے رب کے آمر سے ہے۔

روح ایک ااﷲ کی طرف سے عطا کردہ لطیفہ ہے جو ہر جاندار کے لیے ہے اور اس جسمانی زندگی کا سبب ہے۔

اس کا مقام انسان کے سینے میں دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر مائل بہ پہلو ہے۔ اس کی فناء روح پر اللہ تعالیٰ کی صفات ثبوتیہ

کا ظہور ہے۔ اس کی علامت ذکر کے وقت کیفیاتِ ذکر (قلبی و روحی) میں اضافہ و غلبہ ہے۔ اس کی تاثیر غصّہ و غضب کی کیفیّت میں اعتدال اور طبیّعت میں اصلاح و سکون کی کیفیت کا ظہور ہے۔

لطیفہ سر:۔

اس کا مقام انسان کے سینے میں بائیں پستان کے برابر دو انگشت کے فاصلے پر مائل بہ وسط سینہ ہے اس کی فناء لطیفہ سِر پر اللہ تعالیٰ کی صفات کے شیونات و اعتبارات کا ظہور ہے اس کی علامات ہر دو سابق لطیفوں کی طرح اس میں ذکر کا جاری ہونا اور کیفیات میں ترقی رونما ہونا ہے (یاد رہے کہ یہ مشاہدہ اور دیدار کا مقام ہے) اس کی تاثیر طمع اور حرص کے خاتمے نیز دین کے اُمور کے معاملے میں بلا تکلف مال خرچ کرنے اور فکر آخرت کے جذبات کی بیداری سے ظاہر ہوتی ہے اس کا نور سفید ہے۔

لطیفہ خفی:-

اس کا مقام انسان کے سینے میں دائیں پستان کے برابر دو انگشت کے فاصلے پر مائل بوسط سینہ ہے۔ اس کی فناء صفات سلبیہ تنزیہ کا ظہور ہے۔ اس کی علامت اس میں ذکر کا جاری ہونا اور عجیب و غریب احوال کا ظہور ہے اس کی تاثیر حسد و بخل اور کینہ و غیبت جیسی امراض سے مکمل نجات حاصل ہو جانے سے ظاہر ہوتی ہے اس کا نور سیاہ ہے۔

لطیفہ اخفی:-

اس کا مقام انسان کے جسم میں وسط سینہ ہے اس کی فناء مرتبہ تنزیہ اور مرتبہ احدیت مجردہ کے درمیان ایک برزخی مرتبے کے ظہور و شہود سے وابستہ ہے اور یہ ولائت محمدیہ علیٰ صاحبہ الصلوات کا مقام ہے اس کی علامت اس میں بلا تکلف ذکر کا جاری ہونا اور قرب ذات کا احساس و شہود ہے اس کی تاثیر فخر و غرور اور خود پسندی جیسی روحانی امراض سے

رہائی پانے اور مکمل حضور و اطمینان کے حصول سے ظہور پزیر ہوتی ہے
اس کا نور سبز ہے۔

لطائف کے کمالات:۔

لطائف عالم امر کو کمالات ولایت کے ساتھ مناسبت اور لطائف عالم خلق کو کمالات نبوت کے ساتھ زیادہ مناسبت ہے عالم امر کے پانچوں لطیفوں میں سے ہر ایک کو لطیفہ عالم خلق کے کسی نہ کسی لطیفہ کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے اور یہی ان کی اصل بھی ہیں، مثلاً لطیفہ قلب کو لطیفہ نفس کے ساتھ لطیفہ روح کو لطیفہ آب کے ساتھ لطیفہ سر کو لطیفہ باد کے ساتھ لطیفہ خفی کو لطیفہ نار کے ساتھ اور لطیفہ اخفیٰ کو لطیفہ خاک کے ساتھ نسبت بھی ہے اور یہی ان کی اصل بھی ہیں۔

لطیفہ نفس:۔

یہ عالم خلق کا پہلا لطیفہ ہے سلسلہ نقشبندیہ میں اس کا مقام وسط پیشانی یا ام الدماغ ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا مقام زیر ناف ہے اگرچہ بظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن ارباب عرفان کے نزدیک ابتدا اور انتہا کا فرق ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے یوں تطبیق فرمائی ہے کہ اس کا سر ام الدماغ یا وسط پیشانی ہے اور اس کا قدم متصل زیر ناف ہے (اہل کشف کے نزدیک ہر دو مقام نفس کے لحاظ سے برابر ہیں) اس کا نور سبز اور نیلگوں ہے اس کی تاثیر نفسانیت اور سرکشی کے مٹ جانے عجز و انکسار کا مادہ پیدا ہونے اور ذکر میں ذوق و شوق بڑھ جانے سے ظاہر ہوتی ہے۔

لطیفہ قالبیہ:-

یہ عالم خلق کا بظاہر دوسرا لطیفہ ہے لیکن در حقیقت چاروں لطائف( ) پر مشتمل ہے اس کا مقام سارا قالب (جسم) ہے (بعض کے نزدیک متصل ناف ہے) اس کی علامت ہر ہر جزو بدن اور بال بال سے ذکر کا جاری ہوجانا اس کی تاثیر رذائل بشریہ اور علائق دینویہ سے رہائی پالینے سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس کا نور آتش نما ہے-- [5] حضرت عبد اللہ بن خراز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کتابوں میں لکھی ہوئی باتوں کو علما جانتے ہیں، اشاروں کو دانا جانتے ہیں جبکہ لطائف کو سرداران مشائخ جانتے ہیں۔ [6]

حوالہ جات:-

1. المعجم الوسیط عربی سے اردو
2. المنجد عربی اردو
3. انوار البیان فی حل لغات القرآن جلد 3 صفحہ 422، علی محمد، سورۃ الشوریٰ، 19
4. تفسیر ضیاء القرآن - پیر کرم شاہ صاحب سورۃ البقرۃ آیت 30
5. البینات شرح مکتوبات از ابو البیان محمد سعید احمد مجددی صفحہ 127 تا 131
6. طبقات الصوفیہ 202 أبو عبد الرحمن السلمي